Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور
ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم یکشنبہ
۲ شعبان ۱۳۷۱ ہجری

جلد [illegible] ۲۷ شہادت ۱۳۳۱ ہش ۲۷ اپریل ۱۹۵۲ء نمبر [illegible]

حضرت اُم المومنین کی سیرت مقدسہ پر بصیرت افروز تقاریر

ربوہ میں وسیع پیمانے پر جلسہ کا اہتمام

ربوہ ۲۶ اپریل:۔ مکرم جناب وکیل التبشیر صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدۃ النساء حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کرنے اور حضرت ممدوحہ کے مناقب بیان کرنے کی غرض سے مورخہ ۲۷ اپریل بروز اتوار ساڑھے آٹھ بجے شب ربوہ میں ایک جلسہ منعقد کیا جا رہا ہے۔ مقامی صحابہ کرام اور علماء سلسلہ کے علاوہ بیرونی اضلاع کے امراء کو بھی احباب جماعت سے خطاب کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔

آئندہ پیر سے کراچی چیف کمشنر کا صوبہ بن جائیگا

کراچی ۲۶ اپریل۔ آئندہ پیر کے روز سے کراچی چیف کمشنر کا صوبہ بن جائیگا مسٹر اے۔ ٹی نقوی کو صوبے کا پہلا چیف کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ پیر کو اپنے نئے عہدے کا چارج لیں گے آجکل مسٹر نقوی وزارت دفاع میں جائنٹ سیکرٹری ہیں۔

حضرت اُم المومنین کی وفات پر جماعت احمدیہ نیروبی کی طرف سے تعزیت و اظہار عقیدت

نیروبی ۲۶ اپریل:۔ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کی اندوہناک خبر بدھ کی شام کو موصول ہوئی۔ اسی شب جماعت کا ایک ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا جس میں حضرت اُم المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت مقدسہ پر روشنی ڈال کر آپ کے مناقب بیان کئے گئے۔ نیز تعزیتی قرارداد منظور کر کے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دیگر افراد کی خدمت میں ارسال کی گئی۔ جمعہ کے روز مقامی جماعت کے جملہ احباب نے غائبانہ نماز جنازہ پڑھی سوموار کے روز ایک اور اجلاس منعقد کیا جا رہا ہے جس میں حضرت ممدوحہؓ کی سیرت مقدسہ پر تقاریر کر کے آپ کے ساتھ گہری عقیدت اور والہانہ محبت کا اظہار کیا جائے گا۔

ہندوستان اگر چاہے تو کشمیر کے الحاق کا معاہدہ منسوخ کر سکتا ہے

یہ طعنے سننے سے کہ ہندوستان ہمارا سفید ہاتھی پال رہا ہے مرجانا بہتر ہے۔ بھارتی حکومت کو شیخ عبداللہ کا انتباہ

سرینگر ۲۶ اپریل:۔ کشمیر میں مہاراجہ کی حکومت کے سربراہ شیخ عبداللہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ہندوستان چاہے تو وہ ہندوستان کے ساتھ ریاست کے الحاق کا سمجھوتہ منسوخ کر سکتا ہے۔ آج انہوں نے سرینگر کے قریب ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ الحاق کا سمجھوتہ صرف دفاع مواصلات اور امور خارجہ سے تعلق رکھتا ہے۔ باقی معاملات میں کشمیر پوری طرح آزاد ہے۔ اگر ہندوستان اس سے متفق نہیں تو وہ الحاق کے سمجھوتہ کو منسوخ کر سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ یہ فیصلہ کشمیر کی مجلس دستور ساز کرے گی۔ کہ کشمیر آزاد رہے یا ہندوستان اور پاکستان میں سے کسی ایک کے ساتھ اس کا الحاق ہو۔ دوران تقریر میں انہوں نے ہندوستانی اخبارات اور ان کے لیڈروں کے اس الزام کی مذمت کی۔ کہ شیخ عبداللہ احسان فراموشی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہندوستان اس دھوکہ میں نہ رہے کہ کشمیر روپے فوج یا کسی اور قسم کی امداد کا محتاج ہے۔ اس قسم کے خیالات اور ان کے پیش نظرنت نئے الزامات کا کشمیر اور ہندوستان کے تعلقات پر خوشگوار اثر نہیں پڑ سکتا یہ طعنے سننے سے کہ ہندوستان کشمیر کا سفید ہاتھی پال رہا ہے مرجانا بہتر ہے۔ اقتصادی بائیکاٹ کی دھمکی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ہم اس قسم کی دھمکیوں سے کبھی مرعوب نہیں ہونگے ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کا جو مالی وفد حکومت ہندوستان سے بات چیت کرنے کے لئے نئی دہلی گیا ہوا تھا وہ آج جموں واپس آ گیا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مالی الحاق کے بارے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا اس کی دو وجوہ بتائی گئی ہیں۔ اول یہ کہ کشمیر اپنی آزادی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دوسرے یہ کہ مالی الحاق کی وجہ سے ریاست کو کسٹم کی آمدنی میں ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپے کا خسارہ ہوگا۔

گوالیار ۲۶ اپریل:۔ ہندو مہاسبھا کے صدر ڈاکٹر این۔ بی کھرے نے یہاں کے ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا کشمیر دوسری ریاستوں کی طرح ہی ہندوستان میں شامل ہوا ہے۔ اسے باقی ریاستوں سے جدا کوئی خاص درجہ حاصل نہیں ہے۔

کراچی کے سیاسی حلقوں کی طرف سے ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر مایوسی کا اظہار

کراچی ۲۶ اپریل:۔ کراچی کے سیاسی حلقوں نے سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ پر مایوسی ظاہر کی ہے۔ ان حلقوں نے آج ان کی اس خواہش پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ انہیں اپنی مساعی جاری رکھنے کی اجازت دی جائے۔ کہا پاکستان نے انخلاء افواج سے متعلق ڈاکٹر گراہم کی بارہ کی بارہ تجویزیں مان لی ہیں۔ اب سمجھ میں نہیں آتا کہ حکومت پاکستان کے ساتھ مزید بات چیت کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ انہوں نے اس امر پر زور دیا کہ اقوام متحدہ کے منشور میں سلامتی کونسل کے فیصلے منوانے کے لئے جو طریق کار بیان کیا گیا ہے۔ ہندوستان سے اس کے مطابق ریاست سے فوجیں ہٹانے کی تجاویز منوانی چاہئیں۔ ایسی صورت میں منشور کے ساتویں باب کے تحت خلاف ورزی کی سزا سے بھی کام لیا جا سکتا ہے۔

ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سعئ لاحاصل کے مترادف ہے

(مانچسٹر گارڈین)

لندن ۲۶ اپریل:۔ انگلستان کے مشہور اخبار مانچسٹر گارڈین نے سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم کی نئی رپورٹ کو سعئ لاحاصل کے مترادف قرار دیا ہے۔ اس نے ایک مقالہ افتتاحیہ میں لکھا ہے۔ کہ پاکستان کے لوگ گذشتہ ایک سال سے صبر و تحمل سے کام لے رہے ہیں۔ اب وہ زور شور سے مطالبہ کریں گے۔ کہ اس قضیہ کو اقوام متحدہ کے ذریعے طے کرانے کا سلسلہ ختم کیا جائے۔ اور مغربی طاقتوں کے ساتھ مزید رابطہ بڑھانے کی قطعاً کوئی کوشش نہ کی جائے۔ اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ ڈاکٹر گراہم کی رپورٹ سے اہل پاکستان کو سخت مایوسی ہوئی ہوگی۔ اور وہ اس نتیجے پر پہنچے ہونگے کہ یہ مسئلہ پُر امن طریقے سے طے نہیں ہو سکتا۔

کراچی میں گیہوں کے راشن میں تخفیف

کراچی ۲۶ اپریل:۔ کل سے کراچی میں گیہوں کے راشن میں کمی کی جا رہی ہے۔ آئندہ راشن کی مقدار ۴ چھٹانک سے گھٹا کر ۳ چھٹانک فی کس روزانہ کر دی جائے گی شہری رسد کے ڈائرکٹر مسٹر یامین قریشی نے آج ایک پریس کانفرنس میں اس تخفیف کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا ربیع کی فصل آ جانے [illegible]

فرانس کو فوجی امداد نہ دیجائے

نیویارک ۲۶ اپریل:۔ تونس الجزائر اور مراکش کے قوم پرور لیڈروں نے اقوام متحدہ کے ممبر ملکوں سے اپیل کی ہے۔ کہ تونس کا مسئلہ جب تک حل نہ ہو جائے اس وقت تک کے لئے وہ فرانس کو فوجی امداد دینا بند کر دیں کیونکہ ہم انہیں خدشہ ہے کہ معاہدہ اٹلانٹک کے تحت ملنے والے ہتھیاروں کو فرانس ان کے خلاف استعمال کر رہا ہے۔

تونس کے سابق وزراء کو رمضان سے پہلے رہا کر دیا جائیگا

تونس ۲۶ اپریل:۔ تونس کے وزیر اعظم صلاح الدین بکوش پیر کو پیرس جا رہے ہیں۔ وہاں وہ نئی اصلاحات کے نفاذ کے سلسلے میں فرانسیسی حکام سے بات چیت کرینگے۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ تونس کے سابق وزیر اعظم مسٹر شنیق اور ان کے ساتھی وزراء کو جو آج کل نظر بند ہیں۔ رمضان سے پہلے پہلے رہا کر دیا جائے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور سے طبع کرا کے دفتر الفضل میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

حضرت شاہ ولی اللہ کے نزدیک حدیث انت منی بمنزلۃ ھارون کے معنے

محترم ایڈیٹر صاحب الفضل لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ عاجز جماعت احمدیہ کی ہر دو پارٹیوں میں سے کسی کے ساتھ منسلک نہیں۔ البتہ تحقیق مسائل علمیہ سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ اور سلف سے سخت محبت رکھتا ہوں

احب الصالحین ولست منھم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

آمدم برسر مطلب۔ بندہ نے الفضل مجریہ ۱۹/۴/۵۲ کا ایڈیٹوریل متعلقہ حدیث لانبی بعدی پڑھا۔ اور قدرتاً اسی وقت میرے پاس کتاب قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین مصنفہ حضرت الامام المجدد المحدث الوصی العظیم الشاہ ولی اللہ الدھلوی رح پڑھی تھی میں نے اس کتاب میں اسی حدیث کی تحقیق پڑھی۔ جو مجھے بہت پسند آئی۔ اور جہاں تک میرا علم ناقص ہے یہ حوالہ احمدیہ لٹریچر میں کہیں نہیں پایا جاتا۔ امید ہے کہ آپ اس قیمتی چیز کو اپنے اخبار میں جگہ دیں گے۔ کیونکہ امام موصوف کو تقریباً اسلامی ہند خصوصاً اور اسلامی دنیا عموماً ایک عظیم فرد امت جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت شاہ صاحب اسی کتاب کے صلا۲۰ پر تحریر فرماتے ہیں۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی۔ باید دانست کہ مدلول ایں حدیث نیست الا استخلاف مرتضیٰ بر مدینہ در غزوہ تبوک و تشبیہ دادن ایں استخلاف باستخلاف موسیٰ ہارون را در وقت سفر خود بجانب طور۔ و معنی بعدی اینجا غیری است۔ چنانکہ در آیہ فمن یھدیہ من بعد اللہ گفتہ اند نہ بعدیت زمانی زیرا کہ حضرت ہارون بعد حضرت موسیٰ نماندند تا ایشان را بعدیت زمانیہ ثابت بود و از حضرت مرتضیٰ آنرا استثنا کنند۔ پس حاصل اینست کہ حضرت موسیٰ در ایام غیبت خود حضرت ہارون را خلیفہ ساختند و حضرت ہارون از اہلبیت حضرت موسیٰ بودند و جامع بودند۔ در نیابت نبوۃ و اصالت در نبوت و حضرت مرتضیٰ مثل حضرت ہارون است در بودن اہل بیت پیغمبر و در نیابت نبوت بحسب احکام متعلقہ بحکومت ۔۔ نہ در اصالت نبوت الخ

(انتہیٰ کلام الامام)

اردو میں اس کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس حدیث میں صرف اور صرف یہی بات ہے۔ کہ نبی علیہ السلام نے اپنے سفر تبوک جاتے ہوئے حضرت علی کو مدینہ میں اپنا نائب یعنی مقامی امیر مقرر فرمایا۔ اور حضور صلعم نے اپنے اس استخلاف کو حضرت موسےٰ کے استخلاف سے تشبیہ دی جو آپ نے سفر طور کے وقت کیا تھا۔

(۲) بعدی کا معنی یہاں غیری ہے۔ بعدیۃ زمانیہ نہیں ہوسکتی کیونکہ حضرت ہارون ؑ حضرت موسےٰ ؑ سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔ تو اگر بعدیۃ زمانیہ مانی جائے تو حضور صلعم کا کلام نعوذ باللہ غلط ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کے کلام سے یہ سمجھا جائے گا۔ کہ ہارون ؑ حضرت موسےٰ کی وفات کے بعد نبی تھے اور حقیقت میں وہ پہلے فوت ہو چکے تھے۔ اور نیز حضرت علی کے متعلق استثناء نبوت بھی بے سود ثابت ہوتا ہے۔

(۳) بلکہ صحیح مطلب یہ ہے کہ حضرت موسےٰ جب طور پر گئے۔ تو اس وقت ہارون میں تین صفتیں پائی جاتی تھیں

(۱) حضرت موسےٰ ؑ کے اہلبیت سے ہونا
(۲) نائب ہونا یعنی موسےٰ ؑ کی غیر موجودگی میں مقامی امیر ہونا
(۳) آپ خود بھی نبی ہونا

تو گویا آپ نے فرمایا۔ اے علی ؓ تجھ میں صرف دو صفتیں پائی جاتی ہیں۔

اول تو میرے اہل بیت میں سے ہے۔ دوسرا میری عدم موجودگی میں تو مقامی امیر ہوگا۔ ہاں تیسری صفت کہ حضرت موسےٰ کے زمانے میں ہارون ؑ خود آپ بھی نبی تھے۔ یہ صفت تجھ میں نہیں ہے۔ کیونکہ میرے زمانے میں میرے بغیر دوسرا کوئی نبی نہیں ہے۔

عزیز الرحمٰن منگلہ۔ ریلوے سوہاگا ضلع سرگودھا

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام

حضرت اُمّ المومنین نور اللہ مرقدھا کی وفات پر ہمدردی کے پیغامات

— وزیرآباد ۲۲ اپریل 5/5 پنجاب رجمنٹ کے تمام افراد حضرت نصرت جہاں بیگم کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

— کالاباغ ۲۲ اپریل۔ کیپٹن شیخ نواب الدین اور کالا کیمپ کے احمدی حضرت امیر المومنین اور خاندان مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ حضرت ام المومنین کی وفات کے صدمہ میں شریک ہیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

— تھکار پور ۲۲ اپریل۔ حضرت ام المومنین کی وفات پر ہم گہری ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور نماز جنازہ ادا کر رہے ہیں۔

(پریذیڈنٹ)

— مالیر کوٹلہ ۲۲ اپریل۔ حضرت اماں جان کی وفات سے سخت صدمہ ہوا۔ اس صدمہ میں آپ سے گہری ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

عبدالرحمٰن خان

— ڈھاکہ ۲۲ اپریل۔ حضرت ام المومنین کی وفات پر سخت رنج پہنچا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈھاکہ۔ نرائن گنج۔ اور برہمن گاؤں کی جماعتیں جنازہ غائب ساڑھے دس بجے ادا کر رہی ہیں۔ دار التبلیغ نے انجمن کی تمام برانچوں کو اس حادثہ الیمہ کی اطلاع کر دی ہے۔ خدا تعالےٰ اس ناقابل برداشت نقصان کو صبر سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امیر جماعت ڈھاکہ

— کنری ۲۲ اپریل۔ حضرت ام المومنین کی وفات سے لجنہ کو انتہائی رنج پہنچا۔ مہربانی فرما کر ہماری ہمدردیاں قبول فرمائیں۔ خدا تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلےٰ سے اعلےٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

صفیہ۔ پریذیڈنٹ لجنہ

تعلیم الاسلام کالج لاہور کے اراکین سٹاف وجملہ طلباء نے حسب ذیل ریزولیوشن باتفاق آراء منظور کی۔

ہم اراکین سٹاف وطلباء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتے ہیں۔ اور اس صدمہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ سے دست بدعا ہیں کہ مولا کریم حضرت اماں جان کو فردوس بریں میں اعلےٰ درجات عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل اور حضرت اماں جان کی توقعات کو پورا کرنے کی توفیق بخشے آمین

حضرت ام المومنین رضؓ کے بلند اخلاق (بقیہ صـ)

بڑھاپے میں آپ کو اپنے عزیز ترین بھائیوں حضرت میر محمدؓ اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر محمدؓ اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات کے پے درپے صدمے برداشت کرنے پڑے۔ یہ وہ عظیم الشان ہستیاں تھیں، جن کی وفات سے تمام جماعت کے دل ہل گئے، اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ مگر آپ نے ان موقعوں پر بھی کامل صبر کا نمونہ دکھایا۔ اور بے صبری کا کوئی کلمہ بھی منہ سے نہ نکالا۔

غرضیکہ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ذات مبارک خوبیوں کا ایک مجسمہ تھی۔ آج وہ ہم میں نہیں۔ آئیے ہم سب مل کر دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو بلند سے بلند درجات عطا فرمائے، اور ہمیں بھی آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۵۲ء

ننگِ صحافت

ننگِ صحافت روزنامہ زمیندار کی اشاعت ۲۶ اپریل ۱۹۵۲ء میں حسب ذیل اداری نوٹ شائع ہوا ہے:۔

"پاکستان کے وزیر داخلہ میاں مشتاق احمد گورمانی۔ نے پاک پارلیمان میں ایک نیا مسودہ قانون پیش کیا ہے جس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ منظور ہو گیا۔ تو مرکزی سیفٹی آرڈی نینس کی جگہ لے لے گا۔ جہاں تک اس قانون کی ضرورت و اہمیت کا تعلق ہے۔ اس پر ایک گزشتہ اشاعت میں روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اور ہمیں مسرت ہے کہ مسلم لیگی حکومتوں کے مخالف بھی اس کی اکثر دفعات کو پہلے سے بہتر قرار دے رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس قانون میں کوئی ایسی دفعہ بھی ہے جو ان لوگوں پر حاوی ہو سکے۔ جو اب بھی ہندوستان اور پاکستان کے ادغام کے خواب دیکھ رہے ہیں؟ ہمیں ایک دوست نے "انجمن خدام احمد" کے ناظر دعوت و تبلیغ کا ایک ہینڈبل ارسال کیا ہے جس میں مرزائیوں کے آرگن روزنامہ "الفضل" کے حوالے سے ذیل کی عبارت شائع کی گئی ہے۔

"سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مجلس علم و عرفان (مرتبہ منیر احمد صاحب دینس) اللہ تعالےٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے۔ لیکن اگر قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے "عارضی" طور پر الگ بھی کرنا پڑے تو یہ اور بات ہے۔ بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا بھی مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا۔ بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اسی وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے۔ تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہ کرے گا۔ اسی طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضا مند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے۔ اور پھر یہ کوشش کریں گے۔ کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔

کیونکہ جس ملک میں ہم لوگ رہتے ہیں۔ اس ملک کے بھی ہم پر کچھ حقوق ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حب الوطن من الایمان یعنی وطن سے محبت کرنا اور اس کی فلاح و بہبود میں کوشاں رہنا صرف دنیوی چیز نہیں۔ بلکہ دین کا بھی حصہ ہے"۔ (روزنامہ الفضل جلد ۳۵ نمبر ۱۱۶)

یہ الفاظ ہماری تشریح و توضیح کے محتاج نہیں ہیں۔ عبارت خواہ بھارتی "الفضل" میں شائع ہوئی ہو یا اعلان آزادی سے پہلے کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہو۔ اس میں چونکہ پاکستان کی آزادی و سالمیت کی مخالفت کو ایک "مذہبی عقیدہ" کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمیں حکومت سے صرف اتنا دریافت کرنا ہے۔ کہ اس نے دعوۃ و تبلیغ کے ان "ناظروں" کے منہ میں خاردار لگام ڈالنے کے لئے اب تک کیا کیا ہے اور کیا نئے سیفٹی ایکٹ میں کوئی ایسی دفعہ بھی موجود ہے۔ جس کے ماتحت مرزائیانہ تخریب کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے کوئی مستقل بندوبست کیا گیا ہو؟ (زمیندار ۲۶ اپریل ۱۹۵۲ء)

ہم نے یہ نوٹ پورے کا پورا اس لئے نقل کر دیا ہے، تاکہ روزنامہ زمیندار کا دجل اچھی طرح واضح ہو جائے۔ جس ہینڈبل کی بناء پر یہ نوٹ لکھا گیا ہے مسلمہ طور پر ایک جعلی ہینڈبل ہے۔ اور اس کے متعلق عرصہ ہوا کافی بحث ہو چکی ہے۔ اور زمیندار کے نوٹ نویس کو اس کا اچھی طرح علم ہے۔ کہ یہ ہینڈبل جعلی ہے۔ اور اس کو "انجمن خدام احمد" کے کسی دعوت و تبلیغ کے ناظر نے کبھی شائع نہیں کیا۔ کیونکہ دنیا کے پردہ پر اس نام کی کوئی انجمن موجود ہی نہیں۔

یہ ہینڈبل پہلے بھی جہاں تک ہمارا خیال ہے حکومت کے زیر نگار آ چکا ہوا ہے۔ اور الفضل اس کے جعلی ہونے کا ثبوت پہلے بھی کئی بار دے چکا ہے۔ مگر اب بھی ننگ صحافت روزنامہ زمیندار نے محض جماعت احمدیہ پاکستان کے خلاف جو پاکستان کی ایک نہایت وفادار اور غیر سیاسی مذہبی جماعت ہے عوام میں اشتعال انگیزی کے لئے پھر اسے بنائے افتراء بنایا ہے۔

اس ہینڈبل میں جس مضمون کو کتر و بیونت کر کے پیش کیا گیا ہے۔ وہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء کے الفضل میں شائع ہوا تھا۔ اور اس کے بعد جماعت احمدیہ یا اس کے دعوت و تبلیغ کے ناظروں نے کبھی اسکو ہینڈبل کی صورت میں شائع نہیں کیا۔ البتہ جب گزشتہ سال احراریوں نے تخریبی اغراض کی خاطر افتراءً اور جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے اس ہینڈبل کو ملک میں پھیلایا۔ تو اصل حقیقت کو واضح کرنے اور احراریوں اور زمیندار ایسے اخباروں کا دجل ثابت کرنے کے لئے الفضل میں اس مضمون کے کچھ اقتباس ضرور شائع کئے گئے تھے۔

خود اس جعلی ہینڈبل میں اقتباس دیا گیا ہے اس میں یہ الفاظ موجود ہیں کہ ہم تقسیم پر رضا مند ہیں خواہ یہ رضامندی مجبوری کی وجہ سے ہی ہے اور کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ تقسیم کو تمام مسلمانوں نے مجبوری کی وجہ سے ہی قبول کیا ہے۔ اگر کانگرس جو ہندو اکثریت پر مشتمل تھی مسلمانوں سے انصاف روا رکھتی اور اس کے ارادے یہ نہ ہوتے تو تقسیم کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔ تقسیم ہوئی اس وجہ سے ہے۔ اور پاکستان بطور ایک الگ مملکت کے معرض وجود میں آیا ہی اس لئے ہے۔ کہ ہندو قوم جس کی برصغیر ہند میں اکثریت تھی پرلے درجہ کی فرقہ وارانہ ذہنیت کی مالک ہے۔ اور مسلمانوں کے ساتھ اسکا سلوک نہایت متعصبانہ ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہندوؤں کی اس ذہنیت کو واشگاف کرنے میں جو کام کیا وہ بے نظیر ہے۔ چنانچہ جناب شیخ فضل حسین صاحب احمدی کی تصنیفات اس ضمن میں اپنا جواب نہیں رکھتیں۔ ارباب حکومت اور زعمائے مسلم لیگ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام ایدہ اللہ تعالےٰ نے مسلم لیگ کی مضبوطی اور تنظیم میں پورا پورا حصہ لیا ہے۔ اور پاکستان کے قیام و استحکام میں جو خدمات انہوں نے کی ہیں کسی فرد یا جماعت کی خدمات ان کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔

پھر کیا یہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ یہ ننگ صحافت اخبار آئے دن جماعت احمدیہ اور اس کے بزرگوں کیخلاف جھوٹی خبریں گھڑ گھڑ کر چھپواتا رہتا ہے بلکہ خبروں میں نہایت بے حیائی سے تحریف و تبدل تک کر دیتا ہے۔ اور حکومت اس کی ان مذبوحی حرکات کا کوئی نوٹس نہیں لیتی۔

ہم پوچھتے ہیں کیا ایسے فتنہ پرداز روزنامہ کا سیفٹی ایکٹ بھی کوئی علاج نہیں کر سکتا؟ حالانکہ جو ننگ صحافت انسانیت سوز اور پاکستان کے قیام و استحکام کو ضرر پہونچانے اور پاکستان میں مذہبی جنون پیدا کر کے انارکی پھیلانے اور بے آئینی کے وحشیانہ جذبات ابھارنے میں یہ روزنامہ کام کر رہا ہے۔ اگر ارباب حکومت چاہتے۔ تو ملک کے معمولی قانون کے رو سے بھی اس کا پورا پورا انسداد کر سکتے تھے۔ ہم سمجھ نہیں سکتے کہ ایسے دشمن ملک و قوم بدنام کنندہ نکو نامے چند خود غرض ریاکار کذب باف روزنامہ کا انسداد کرنے سے حکومت کیوں گریز کر رہی ہے۔ اور اس کے منہ میں خاردار لگام دینے سے کیوں ہچکچاتی ہے؟

یک نہ شد دو شد

ابو التلبیس روزنامہ زمیندار کی اس شرارت کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ روزنامہ "مغربی پاکستان" نے بھی اسی مفتریانہ اداری نوٹ کی بناء پر ایک اداری نوٹ لکھ ملا ہے چنانچہ وہ اپنی اشاعت ۲۷ اپریل ۱۹۵۲ء میں لکھتا ہے۔

"ہم نے الفضل کے اس شمارے کو نہیں دیکھا۔ لیکن اگر یہ صحیح ہے (یہ عبارت نقل کی گئی ہے۔ اس لئے اس کی صحت سے انکار نہیں ہو سکتا۔) تو پھر اس اخبار کے خلاف سخت کارروائی کی ضرورت ہے۔ اس قسم کے خیالات کا اظہار کرنا بدترین غداری ہے۔ اور یہ کس قدر افسوسناک بات ہے۔ کہ مرزائیوں کا واحد آرگن اس قسم کے خیالات کی نشر و اشاعت کر رہا ہے۔ جس کی سزا سنگین ترین ہو سکتی ہے"

ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ ہم اس قسم کی ننگ انسانیت "اخبار نویسی" پر ہنسیں یا روئیں۔ یہ ننگ اسلام اور عار پاکستان اخبار نویس اتنی تکلیف بھی نہیں کرتا کہ الفضل کا وہ پرچہ دیکھ لے۔ اور جو بنوک قلم آتا ہے۔ واہی تباہی لکھتا چلا جاتا ہے۔ اے ہمہ دان مدیر محترم جس الفضل کا توڑ مروڑ کر حوالہ اس جعلی ہینڈبل میں دیا گیا ہے۔ وہ ۵ اپریل ۱۹۴۷ء میں قادیان میں شائع ہوا تھا۔ اور جعلی ہینڈبل آپ کے دینی یعنی بے دین بھائیوں کی جعلسازی ہے۔ اگر آپ "زمیندار" کے مفتریانہ اداری نوٹ ہی کو

(باقی دیکھیو صفحہ ۷)

احمدیوں کو دوسری جماعتوں سے علیحدہ رکھنے کی وجہ

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ امام جماعت احمدیہ)

"بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ ایسی کسی جماعت کے بنانے کی ضرورت کیا تھی۔ یہی باتیں دوسرے مسلمانوں میں پھیلائی جانی چاہیئے تھیں۔ اس کا عقلی جواب یہ ہے۔ کہ ایک کمانڈر انہی لوگوں کو لڑائی میں بھیج سکتا ہے۔ جو فوج میں بھرتی ہو چکے ہوں۔ جو لوگ فوج میں بھرتی نہیں وہ ان کو بھیج کس طرح سکتا ہے؟ اگر جماعت ہی کوئی نہ بنائی جاتی۔ تو بانیٔ سلسلہ احمدیہ کس سے کام لیتا۔ اور کس کو حکم دیتا۔ اور ان کے خلفاء کس سے کام لیتے۔ اور کس کو حکم دیتے۔ کیا وہ بازار میں پھرنا شروع کرتے اور ہر مسلمان کو پکڑ کر کہتے۔ کہ آج فلاں جگہ اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ تو وہاں جا۔ اور وہ آگے سے یہ جواب دیتا۔ کہ میں تو آپ کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اور پھر وہ اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ اور پھر وہ اس سے اگلے آدمی کو جا پکڑتے۔ یہ ایک عقلی حقیقت ہے۔ کہ جب کوئی منظم کام کرنا ہو۔ تو اس کے لئے ایک جماعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بغیر ایسی جماعت کے کوئی منظم کام نہیں ہو سکتا۔ اگر کہو۔ کہ جماعت تو بناتے لیکن سب میں ملے جلے رہتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جان کو جوکھوں میں ڈالنے والے کاموں کے لئے ہر شخص کہاں تیار ہوتا ہے۔ ایسے کام تو دیوانے ہی کیا کرتے ہیں۔ اور دیوانوں کو ہوشیاروں سے الگ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار دیوانوں کو بھی اپنے جیسا بنا لیں گے۔ تو پھر ایسے کام کو کون کرے گا۔ نیز دوسروں سے الگ رہنا خود بخود طبائع میں استعجاب پیدا کرتا ہے۔ اور آپ ہی آپ لوگ اس کی کرید اور تجسس شروع کرتے ہیں۔ اور آخر ایک دن اسی چیز کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جس کو مٹانے کے لئے وہ آگے بڑھتے ہیں۔ پس یہ سارے اعتراضات قلتِ تدبر کا نتیجہ ہیں۔ اگر عقل سے کام لیا جائے، تو سمجھ آ سکتا ہے۔ کہ اصل میں وہی طریقہ درست ہے۔ جو احمدیت نے اختیار کیا ہے۔ اسی صحیح طریقے پر عمل کر کے وہ اسلام کے لئے قربانی کرنے والوں کی ایک جماعت پیدا کر سکی ہے۔ اور جب تک وہ اس طریق پر عمل کرتی رہے گی۔ روز بروز ایسے افراد کی تعداد کو بڑھاتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ کفر محسوس کرے گا۔ کہ اب اسلام طاقت پکڑ گیا ہے۔ اور وہ اسلام پر اپنی ساری طاقت کے ساتھ حملہ کرے گا۔ مگر حملے کا وقت گزر چکا ہوگا۔ میدان اسلام ہی کے ہاتھ رہے گا۔ اور کفر شکست کھا جائے گا۔

ہم سیاسی جد و جہد کرنے والوں کے راستہ میں روک نہیں بنتے۔ ہم ان سے کہتے ہیں۔ کہ جب تک تمہاری سمجھ میں ہماری باتیں نہ آئیں۔ تم اپنا کام کرتے چلے جاؤ۔ لیکن ہم ان سے یہ بھی خواہش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیں اپنے راستہ سے نہ روکیں۔ اگر کسی کی سمجھ میں ان کا طریقہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ ان سے جا ملے۔ اور اگر کسی کی سمجھ میں ہمارا طریقہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تو وہ ہم میں آ ملے۔ ان کے طریقہ میں قربانی کم اور شہرت زیادہ ہے۔ اور ہمارے طریقہ میں قربانی زیادہ اور شہرت کم ہے۔ ان کو ان کا حصہ ملتا رہے گا۔ اور ہم کو ہمارا حصہ ملتا رہے گا۔ جن لوگوں کی نگاہ میں مغز اور حقیقت کے لحاظ سے اسلام کا قیام زیادہ ضروری ہوگا۔ وہ ہم میں آ ملیں گے۔ اور جو لوگ ظاہری بادشاہت کے شیدائی ہوں گے۔ وہ ان میں جا ملیں گے۔ لیکن ہم لڑیں کیوں۔ اور جھگڑیں کیوں۔ دونوں ہی غم ملت میں تڑپ رہے ہیں۔ گویا جدا جدا اعضاء میں ٹیس اٹھ رہی ہے۔ ان کے دماغوں میں درد ہے۔ ہمارے دل اذیت پا رہے ہیں۔

یہ تو میں نے عقلی نقطۂ نگاہ سے جواب دیا ہے۔ اب میں روحانی نقطۂ نگاہ سے جواب دیتا ہوں۔ اور میرے نزدیک وہی حقیقی نقطۂ نگاہ ہے۔ اس سوال کا روحانی جواب یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے۔ کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ تاکہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے۔ اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے۔ بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالےٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ بہت بڑی شان رکھتا ہے۔ اور انسان اس کے مقابلہ میں ایک کیڑے سے بھی بدتر ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ کے تمام کام حکمت سے پُر ہوتے ہیں۔ اور وہ کوئی کام بھی بلا وجہ اور بغیر فائدہ کے نہیں کرتا۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ وما خلقنا السموٰت والارض وما بینھما لاعبین (سورہ دخان) یعنی ہم نے زمین اور آسمان یونہی نہیں پیدا کئے بلکہ ان کی پیدائش میں غرض رکھی ہے۔ اور وہ غرض یہی ہے۔ کہ انسان خدا تعالےٰ کی صفات کو ظاہر کرے اور اس کا مظہر بن کر دنیا کے ان لوگوں میں جو بلند پروازی کی طاقت نہیں رکھتے۔ خدا تعالےٰ کو روشناس کرے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک خدا تعالےٰ کی یہی سنت جاری رہی ہے۔ اور مختلف اوقات میں خدا تعالےٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دنیا میں مبعوث فرمائے ہیں۔ کبھی خدا تعالےٰ کی صفات آدمؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی نوحؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں۔ کبھی ابراہیمی جسم میں سے وہ ظاہر ہوئیں۔ تو کبھی موسوی جسم سے وہ ہویدا ہوئیں۔ کبھی داؤد نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا کو دکھایا۔ تو کبھی مسیحؑ نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا۔ سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ تعالےٰ کی تمام صفات کو اجمالاً اور تفصیلاً انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا۔ کہ پہلے انبیاءؑ آپ کے شمسی وجود کے آگے ستاروں کی مانند ماند پڑ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے بعد تمام شریعتیں ختم ہو گئیں۔ اور تمام شریعت لانے والے انبیاءؑ کی آمد کا رستہ بند کر دیا گیا۔ کسی جنبہ داری کی وجہ سے نہیں۔ کسی لحاظ کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم ایسی شریعت لائے جو تمام ضرورتوں کی جامع اور تمام حاجتوں کو پورا کرنے والی تھی۔ جو چیز خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والی تھی۔ وہ تو پوری ہو گئی۔ لیکن بندوں کے متعلق کوئی ضمانت نہیں تھی، کہ وہ صحیح رستہ کو نہیں چھوڑیں گے۔ اور اس سچی تعلیم کو نہیں بھولیں گے۔ بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے صاف فرمایا تھا۔ کہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہٗ الف سنۃ مما تعدون۔ (سجدہ) یعنی اللہ تعالےٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دیگا۔ اور لوگوں کی مخالفت اس کے رستہ میں روک نہیں بنے گی۔ مگر پھر ایک عرصہ کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا۔ اور ایک ہزار سال میں یہ دنیا سے اُٹھ جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس قیامِ دین کے زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر حدیث بیان کی جا چکی ہے۔ اور قرآن کریم بھی الٓمٓرٰ کے ذریعہ سے دو سو اکہتر سال کا عرصہ اس زمانہ کو قرار دیتا ہے۔ اس کے ساتھ ہزار سال تک دین کے آسمان پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے۔ تو یہ ۱۲۷۱ ہوتا ہے۔ گویا دنیا سے اسلام کی روح کے غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم کے رو سے ۱۲۷۱ سال ہے یا تیرھویں صدی کا آخر۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے ایسے زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے ضرور ایک ہادی اور راہنما آیا کرتا ہے۔ تاکہ دنیا ہمیشہ کے لئے شیطان کے قبضہ میں نہ چلی جائے۔ اور خدا تعالےٰ کی حکومت بدی طور پر دنیا سے نہ مٹ جائے۔ پس ضروری تھا۔ کہ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا۔ وہ کوئی ہوتا۔ مگر آنا ضرور تھا۔ یہ کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ آدمؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ نوحؑ کے اتباع میں جب کبھی کوئی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ ابراہیمؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی اور موسیٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ عیسیٰؑ کے اتباع میں جب کبھی خرابی پیدا ہوئی۔ تو خدا تعالےٰ نے ان کی خبر لی۔ لیکن سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت میں خرابی پیدا ہو۔ تو خدا تعالےٰ اس کی خبر نہ لے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی امت کے متعلق تو یہ بھی پیشگوئی تھی۔ کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے آپ کی امت میں ہر صدی کے سر پر ایک مجدد مبعوث کیا کریگا۔ کیا کوئی عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے مفاسد کو دور کرنے کے لئے تو خدا تعالےٰ کی طرف سے مجددین ظاہر ہوتے رہیں۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ (ابو داؤد جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

لیکن اس عظیم الشان فتنہ کے موقع پر جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب سے دنیا میں انبیاءؑ آنے لگے ہیں وہ اس فتنہ کی خبر دیتے چلے آئے ہیں۔ کوئی مامور نہ آئے۔ کوئی ہادی نہ آئے۔ کوئی راہنما نہ آئے۔ مسلمانوں کو دینِ حقہ پر جمع کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی آواز بلند نہ کی جائے۔ مسلمانوں کو تاریکی اور ظلمت کے گڑھے میں سے نکالنے کے لئے آسمان سے کوئی رسی نہ گرائی جائے۔ وہ خدا (جو ابتدائے عالم سے اپنے رحم اور کرم کے نمونے دکھاتا چلا آیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اس کے رحم اور کرم کے دریا میں مزید جوش پیدا ہو گیا ہے۔ نہ کہ اس کا رحم اور کرم مٹ گئے ہیں۔ اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی رحیم تھا۔ تو امتِ محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ رحیم ہونا چاہیئے۔ اگر خدا تعالےٰ کبھی بھی کریم تھا۔ تو امت محمدیہ کے لئے اس کو پہلے سے زیادہ کریم ہونا چاہیئے۔ اور یقیناً وہ ایسا ہی

(بقیہ دیکھو صـــ پر)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بلند اخلاق

(شیخ محمد احمد پانی پتی)

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات جماعت کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آپ کا وجود جماعت کے لئے عظیم الشان برکات کا حامل تھا۔ جن سے اب وہ ہمیشہ کے لئے محروم رہ گئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد آپ ہی کا بابرکت وجود تھا۔ جو جماعت پر مادرانہ شفقت کا سایہ کئے رہتا تھا افسوس اب وہ سایہ بھی اٹھ گیا۔ جیسا کہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے لکھا تھا۔ حضرت اماں جان کا وجود آخری تار تھا جس کے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسمانی رشتہ دنیا میں نظر آتا تھا۔ وہ آخری تار بھی منقطع ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موت تو ہر انسان کو آنی ہے۔ کسی فرد بشر کو بھی اس سے مفر نہیں۔ لیکن بعض وجود ایسے ہوتے ہیں۔ جن کے مرنے سے عرش خداوندی بھی تھرا اٹھتا ہے اور ایک عالم ہل جاتا ہے۔ حضرت اماں جان کا شمار انہی لوگوں میں ہے۔

آپ کی شفقت و مہربانی

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا بیشمار خوبیوں کی حامل تھیں۔ لیکن جس امر سے ہر فرد بشر انتہائی متاثر ہوتا تھا۔ وہ آپ کی وہ بے نظیر اور عدیم المثال شفقت ہے جو آپ اپنے خادموں پر فرمایا کرتی تھیں۔ آپ کو ام المومنین کے خطاب سے نوازا گیا تھا۔ اور واقعی آپ کا وجود جماعت کے لئے ماں کا درجہ رکھتا تھا۔ بلکہ اس سے بھی بڑھکر جس شفقت اور مہربانی سے آپ پیش آیا کرتی تھیں اس شفقت اور مہربانی سے مائیں بھی پیش نہیں آتیں۔ ماں کی ساری محبت صرف اپنے بچے کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔ لیکن آپ کی شفقت سے ساری جماعت فیضیاب ہوتی تھی۔ آپ کا دامن رحمت بڑا وسیع تھا۔ امیر اور غریب سب آپ کی نظر میں یکساں تھے۔ آپ کی شفقت و محبت اور مہربانی کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ میں ایک ذاتی واقعہ عرض کرتا ہوں۔ سنہ ۱۹۳۷ء میں خاکسار کی پیدائش کے ایک ماہ بعد جب والد صاحب محترم نے میرا عقیقہ کرنا چاہا۔ تو حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے شرکت کی درخواست کی۔ آپ ان دنوں سونی پت ضلع رہتک میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس مقیم تھیں۔ آپ نے بڑی خوشی سے اس درخواست کو قبول فرمالیا اور بمعہ حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ و ممانی جان سونی پت سے پانی پت تشریف لائیں۔ خود اپنے دست مبارک سے کڑھی ہوئی ٹوپی مجھے مرحمت فرمائی (یہ متبرک ٹوپی سنہ ۱۹۴۷ء تک بڑی حفاظت سے رکھی ہوئی تھی۔ مگر افسوس اس وقت کی قیامت صغریٰ میں یہ بھی ہاتھ سے جاتی رہی۔ جس کا مجھے انتہائی قلق ہے اور ہمیشہ رہے گا) مجھے اپنے مقدس ہاتھوں میں لے کر میرے لئے دعا فرمائی اور تین روز تک قیام فرمایا۔

پھر جب میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے قادیان آیا۔ جب بھی ہمیشہ میرے ساتھ انتہائی شفقت کا سلوک فرماتی رہیں۔ آپ تعلیمی اخراجات کے لئے ہر سال مجھے ایک سو روپیہ مرحمت فرمایا کرتی تھیں اور پاکستان آنے کے بعد بھی یہ سلسلہ اس وقت تک آپ نے جاری فرمائے رکھا۔ جب تک میں تعلیم سے فارغ نہ ہو گیا۔ آہ ایسی شفقت اور مہربانی کرنیوالی ماں اب کہاں؟ حقیقت یہ ہے کہ شفقت اور مہربانی کی جو مثالیں آپ نے قائم کی ہیں وہ مثالیں سوائے امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے دنیا کے اور کسی فرد میں بھی پائی نہیں جاتیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے آپ کی ذات مجموعۂ خلائق تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا زندہ ثبوت تھیں حضور علیہ السلام جماعت سے جو بہترین اخلاق کی توقع رکھتے تھے وہ سب حضرت اماں جان میں موجود تھے سخاوت غرباء پروری عبادت دیانت۔ پاکبازی صبر اخلاص۔ دین کے لئے بڑی سے بڑی قربانی کرنی۔ مہمان نوازی۔ اولاد کی عمدہ تربیت غرضیکہ کوئی صفت اور کوئی اخلاق ایسا نہ تھا۔ جو آپ میں بدرجہ اتم نہ پایا جاتا ہو۔ بطور نمونہ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

سوت کے ساتھ سلوک

عورت کو سوت سے جو نفرت ہوتی ہے وہ ایک طبعی امر ہے۔ اس کے دل میں سوت کے لئے کوئی جگہ نہیں ہوتی اور وہ اس کے لئے کسی قسم کی ہمدردی نہیں چاہتی۔ لیکن حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی یہ حالت نہ تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی پہلی بیوی سے عملی رنگ میں علیحدگی تھی جب حضور نے حضرت ام المومنین سے شادی کی تو آپ نے ان کو کہلا بھیجا کہ "اب اگر میں دونوں بیویوں میں برابری نہیں رکھوں گا تو میں گنہگار ہوں گا۔ اسلئے اب دو باتیں ہیں یا تو تم مجھ سے طلاق لے لو یا مجھے اپنے حقوق چھوڑ دو میں تم کو خرچ دوں گا،، تو انہوں نے کہلا بھیجا کہ اب میں بڑھاپے میں طلاق کیا لونگی مجھے خرچ ملتا رہے میں اپنے حقوق چھوڑتی ہوں"

(روایت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا مندرجہ سیرت المہدی حصہ اول)

گو حضرت ام المومنین رض جانتی تھیں کہ وہ سوت ہیں۔ لیکن آپ ان سے اکثر ملا کرتی تھیں۔ اور بسا اوقات ان کی امداد بھی فرمایا کرتی تھیں۔ چنانچہ آپ خود ہی اپنی بیان کردہ روایت میں فرماتی ہیں۔

"ایک دفعہ مرزا سلطان احمد صاحب کی والدہ بیمار ہوئیں۔ تو چونکہ حضرت صاحب کی طرف سے مجھے اجازت تھی۔ میں ان کو دیکھنے کے لئے گئی۔ واپس آ کر میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ بھجے کی ماں بیمار ہے اور یہ یہ تکلیف ہے۔ آپ خاموش رہے میں نے دوسری دفعہ کہا تو فرمایا میں تمہیں دو گولیاں دیتا ہوں یہ دے آؤ مگر اپنی طرف سے دینا۔ میرا نام درمیان میں نہ آئے (حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں) والدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ اور بھی بعض اوقات حضرت صاحب نے اشارۃً کنایتہً مجھ پر ظاہر کیا کہ میں ایسے طریق پر کہ حضرت صاحب کا نام نہ آئے اپنی طرف سے کچھ مدد کروں سو میں کر دیا کرتی تھی۔" (سیرت المہدی حصہ اول ص۳۷)

اس روایت سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ کس طرح حضرت ام المومنین کا دل ہر ایک کی ہمدردی محبت اور خیر خواہی سے بھرا ہوا تھا۔ کیا کسی عورت کے دل میں بھی اپنے سوت کے متعلق ہمدردی اور خیر خواہی کے وہ جذبات ہو سکتے ہیں جو حضرت ام المومنین کے دل میں تھے؟

کوئی عورت بھی یہ نہیں چاہتی کہ اس کا خاوند دوسری شادی کر لے۔ لیکن حضرت سیدۃ النساء محض خدا تعالیٰ کی رضا کو اپنے مدنظر رکھتی تھیں۔ اس کے علاوہ اور کوئی جذبہ بھی آپ پر تسلط نہیں پا سکتا تھا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محمدی بیگم کے اپنے نکاح میں آنے کے متعلق پیشگوئی فرمائی تو حضرت ام المومنین نے خدا تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعائیں فرمائیں کہ الٰہی یہ پیشگوئی پوری ہو۔ آپ نے بارہا خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ "گو میری زنانہ فطرت کراہت کرتی ہے۔ مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اور ان سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت ہو۔ اور جھوٹ اور زوال کا بطلان ہو" ایک روز آپ دعا مانگ رہی تھیں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں؟ آپ نے یہ بات سنائی کہ میں یہ مانگ رہی ہوں۔ حضرت صاحب نے فرمایا۔ سوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے؟ آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپ کے منہ کی نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں خواہ میں ہلاک کیوں نہ ہو جاؤں"

سیرت حضرت مسیح موعودؑ حصہ سوم از شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ص۳۷۷

کیا اس قسم کی مثال تاریخ میں کہیں اور بھی نظر آتی ہے؟

صبر

حضرت ام المومنین رض کی ایک نمایاں خصوصیت مصائب پر صبر کرنا تھی سب سے پہلے آپ کو اپنی سب سے پہلی لڑکی عصمت کی وفات کا صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ مگر آپ نے اس موقعہ پر کوئی کلمہ جزع فزع کا منہ سے نہ نکالا۔ اور خدائی تقدیر پر شاکر و صابر رہیں۔ صاحبزادی عصمت کے بعد بشیر اول کی وفات ہوئی۔ مگر اس موقعہ پر بھی آپ نے کامل صبر کا نمونہ دکھایا۔ جب بشیر اول پر نزع کی حالت طاری ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں اپنی نماز کیوں قضا کروں؟ چنانچہ اسی حالت میں آپ نے وضو کر کے نماز شروع کر دی۔ نماز کے دوران میں ہی اس کی وفات ہو گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد آپ نے بچہ کی حالت دریافت فرمائی۔ جب آپ کو بتایا گیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے تو آپ انا للہ وانا الیہ راجعون کہکر خاموش ہو گئیں۔ کیا کہیں ایسی مثال دنیا میں مل سکتی ہے کہ کوئی ماں اپنے بچہ کو نزع کی حالت میں چھوڑ کر اپنے خدا کی عبادت کے لئے کھڑی ہو جائے؟ اس کے بعد صاحبزادی شوکت اور بعد ازاں صاحبزادی امۃ النصیر فوت ہوئیں۔ مگر کسی موقعہ پر بھی آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت ام المومنین رض کو صاحبزادہ مرزا مبارک احمد سے انتہائی درجہ کی محبت تھی۔ اور اس کی بیماری کے ایام میں کوئی دقیقہ اسکے علاج معالجہ میں فروگذاشت نہیں کیا گیا تھا لیکن جب تقدیر الٰہی سے وہ بھی فوت ہو گیا تو حضرت ام المومنین نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کے بعد فرمایا "میں خدا کی تقدیر پر راضی ہوں" جب خدا تعالیٰ نے ام المومنین رض کے اس عظیم الشان صبر کو دیکھا تو اس نے اپنے پیارے مسیح پر یہ الہام نازل فرمایا "خدا خوش ہو گیا" حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ الہام حضرت ام المومنین رض کو سنایا تو آپ نے فرمایا "مجھے اس الہام سے اس قدر خوشی ہوئی ہے کہ دو ہزار مبارک احمد بھی مر جاتا تو میں پروا نہ کرتی" کہاں ہیں ایسی مائیں جو محض خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر اپنے دو ہزار بچوں کے مر جانے کی بھی کوئی حقیقت نہیں سمجھتیں۔

پھر جب وہ گھڑی آئی جب خدا کا برگزیدہ رسول اور ام المومنین رض کا محبوب شوہر اس جہان فانی سے رخصت ہو کر اپنے مولائے حقیقی کے دربار میں حاضر ہو رہا تھا اس وقت اگر آپ کی زبان سے کوئی فقرہ نکلا تو یہی "الٰہی یہ تو ہمیں چھوڑ رہے ہیں پر تو ہمیں نہ چھوڑیو" صبر کا کس قدر اعلیٰ نمونہ اور خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کا کتنا عظیم الشان جذبہ تھا جو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا نے اس موقعہ پر ظاہر کیا۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر دیکھیں)

حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات

(از مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید)

خدائے رحمٰن نے مجھے احمدیت ورثہ میں دی اور جب سے احمدیت کا شعور پیدا ہوا تب ہی سے حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے لئے قلب میں محبت و احترام و عقیدت کے جذبات موجزن رہے ہیں۔ بچپن میں ہی والدین نے تعلیم کے لئے قادیان بھجوا دیا اور پھر خود بھی وہیں آ بسے۔ اتفاق سے ہمیں حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے جوار میں مکان بنانے کی توفیق ملی۔

حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا سے والدہ مرحومہ کے تعلقات اس سے اور بھی گہرے ہو گئے اور انہوں نے کبھی کبھار اپنے مبارک قدموں سے ہمارے گھر کو بھی نوازنا شروع فرمایا۔ آپ مسرت کے موقعہ پر ہماری مسرت میں شرکت فرما کر ہمارے لئے فخر کا ایک جذبہ پیدا کر دیتیں اور ہماری تکلیف میں اپنی ہمدردی اور تسکین آمیز کلمات سے اسے کم کرنے کا باعث ہوتیں۔ مجھے یاد ہے کہ میری مرحومہ بہن رحمت بی بی صاحبہ کے ہاں عبد اللہ پیدا ہوا۔ حضرت اماں جانؓ خبر ملنے پر خود ہی تشریف لے آئیں۔ اور بچہ کو اپنے دست مبارک سے گھٹی دی۔ آپ کو کسی رسمی دعوت کی احتیاج نہ تھی۔ آپ کے غلام کا گھر تھا اس لئے آپ کا اپنا گھر ہی تھا۔

پس بچپن ہی سے اس محترم ماں کی محبت و احسانات کے نقوش قلب پر موجود تھے۔ عمر کے ساتھ ساتھ احسانات بڑھتے اور نقوش گہرے ہوتے گئے۔ ۱۹۴۵ء میں میرا انگلستان کے لئے روانہ ہونے کا وقت آیا۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے دروازہ پر حاضر ہوا اور الوداعی دعائیں لیں۔ حضرت اماں جان نے از راہ کرم ایک لوٹا اور گلاس عطا فرمایا جو اس سفر میں میرے ہمراہ رہا اور اب تک محفوظ ہے۔ ایک مبلغ احمدیت کا ہتھیار قرآن کریم ہی ہے۔ میں نے اپنا خاص نسخہ حضرت اماں جان کی خدمت میں کلثوم اہلیہ ام کے ذریعہ بھجوایا اور درخواست کی کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس ہتھیار کو کامیابی سے استعمال کرنے کی توفیق بخشے۔ کلثوم نے بتایا کہ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے اس نسخہ کو محبت کے ساتھ ہاتھ میں لیا اور نہایت درد اور رقت کے ساتھ دعائیں فرمائیں۔ حضرت اماں جان کے آنسو اس قرآن کریم پر بھی پڑے۔

۱۹۵۰ء میں انگلستان سے واپس آیا کلثوم ملاقات کر کے واپس آئیں تو بتایا کہ حضرت اماں جانؓ تو اب بہت کمزور معلوم ہوتی ہیں۔ دل کو فکر ہوا لیکن ڈھارس بندھی رہی کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس آزمائش کی حالت میں کہ ہم قادیان سے نکالے ہوئے ہیں مزید نہیں آزمائے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ہماری اماں جان اس دنیا سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہو گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون

غم کی ایسی حالت ہے کہ جسے صفحہ قرطاس پر لانا ممکن نہیں۔ میری والدہ مرحومہ بڑی محبت کرنے والی تھیں اور مجھے ان سے بہت ہی پیار تھا۔ لیکن جتنا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے وصال پر رویا ہوں۔ اس سے بہت کم اس موقعہ پر رویا۔ اب گو حضرت اماں جان عرصہ سے بیمار تھیں۔ لیکن دل اس تصور کو قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھا کہ وہ کسی رات کی تاریکی میں ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو جائیں گی۔

آئیے ان غم سے شکستہ دلوں کی دعاؤں کے ساتھ ہم احمدیت یا اس سلسلہ کی عمارت کو تعمیر کریں جو حضرت اماں جان کو بہت ہی پیارا تھا۔ اور ہم اپنی نمازوں میں اپنے کاموں میں اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جگر گوشوں اور ان کی اولاد اور ان کے غلاموں و کنیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

مرکزی محلہ دارالصدر میں ۲ دو کنال کا ایک قطعہ قابل فروخت

مشرقی افریقہ کے ایک مخلص دوست جو تحریک جدید کے پہلے سال سے ہی ہر سال اضافہ کرتے آرہے تھے، انقلاب کے زمانہ کے بعد بھی پندرہ سو شلنگ سے اوپر ہوتا رہا ہے۔ جب وہ ادا نہ کر سکے تھے۔ انہوں نے اپنی دو کنال اراضی جو مرکزی محلہ دارالصدر میں ہے۔ اس اراضی کا محل وقوع نہایت عمدہ موقع پر ہے۔ کیونکہ اس قطعہ کو ایک ساٹھ فٹ کی سڑک ریلوے سٹیشن سے ملاتی ہے۔ اور دوسری ساٹھ فٹ کی سڑک پکی سڑک سے ملاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ایک چوک ہے۔ تحریک جدید کے بقایا وغیرہ چندہ میں دے دی ہے۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس اراضی کے فروخت کر کے رقم چندہ میں داخل کرنے کی منظوری عطا فرما دی ہے۔ لہذا ربوہ مرکزی محلہ میں جو دوست زمین خریدنے کے خواہشمند ہوں۔ وہ قیمت کے بارے میں "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے بذریعہ خط وکتابت یا بالمشافہ ربوہ تشریف لاکر فیصلہ فرمالیں۔ (وکیل المال تحریک جدید)

"آئینہ کمالات اسلام" و "چشمہ معرفت"

کے نسخے ابھی ریزرو کرالیں

خاص رعایت

آئینہ کمالات اسلام جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے ایک ضخیم کتاب ہے جو ۲۰×۲۶ کاغذ کے سائز پر سات سو صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں:

"هو نافع جدا للذين يريدون ان يروا حسن الاسلام ويلقمون افواه المخالفين" یعنی یہ کتاب ان لوگوں کے لئے جو اسلام کا حسن دیکھنا چاہتے ہیں اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرتے ہیں نہایت مفید کتاب ہے۔

اور ایک رویا میں اللہ تعالیٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور اپنی ایک رویا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ:-

"آپ کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے..... اور آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اس مقالہ پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہ کے کمالات اور صدق وصفا کا بیان ہے اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں هذا لى وهذا لاصحابى یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے اور یہ میرے اصحاب کیلئے اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت منتقل ہوئی اور کشفی حالت پیدا ہو گئی۔ تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا۔ کہ اس مقام پر خدا تعالیٰ کی تعریف ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا ظاہر کی اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ "هذا الثناء لى" یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵ و صفحہ ۲۱۶ حاشیہ)

یہ عظیم الشان کتاب زیر طبع ہے جو ماہ مئی کے آخر تک تیار ہو جائے گی۔ اس کی قیمت چھ روپیہ ہوگی۔ لیکن جو دوست ۳۰ مئی تک قیمت داخل خزانہ کراکر "نظارت تالیف و تصنیف" کرادیں گے انہیں یہ کتاب پانچ روپیہ میں دی جائے گی۔

چشمہ معرفت

چشمہ معرفت بھی چار سو صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے قرآن مجید پر تقریباً تمام بڑے بڑے اعتراضات کے جوابات دئیے ہیں۔ شق القمر تعدد ازدواج۔ حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا۔ صفات الٰہیہ پر اعتراضات وغیرہ بیسیوں سوالات کے مفصل جوابات کے علاوہ انہیں سکھوں کی کتب کے حوالجات سے باوا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے اور بمقابلہ دیگر ادیان اسلام کے محاسن وفضائل کو بدلائل قاطعہ ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی زیر طبع ہے۔ اس کی قیمت چار روپے ہوگی۔ لیکن جو دوست ۳۱ مئی تک اس کی قیمت داخل خزانہ کرادیں گے انہیں یہ کتاب تین روپیہ میں دی جائے گی۔ یہ دونوں کتابیں بوجہ ضخامت وگرانی کاغذ وغیرہ تھوڑی تعداد میں شائع کی جائیں گی۔ اس لئے دوستوں کو ابھی سے انکے نسخے ریزرو کروا لینے چاہئیں۔

انچارج تالیف وتصنیف ربوہ

پنجاب کے امراء۔ پریذیڈنٹ اور سیکرٹریان تعلیم وتربیت توجہ فرمائیں

ازمکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ صوبائی امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب

جناب ناظر صاحب تعلیم وتربیت کی طرف سے متعدد مرتبہ دینی نصاب کے متعلق اعلان ہو چکا ہے۔ جو تمام افراد جماعت کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ یہ نصاب بالکل ابتدائی ہے۔ یعنی نماز سادہ نماز باترجمہ۔ کلمہ طیبہ معہ ترجمہ اور ارکان ایمان۔ اس کے لئے میعاد بڑھا کر مئی ۱۹۵۲ء کے آخر تک رکھی گئی ہے۔ یہ تو سب دوست خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اس ابتدائی نصاب کا جاننا کس قدر ضروری ہے۔ اور اس کے بغیر انسان ایمان کی حقیقت سے کس قدر بے خبر ہوتا ہے۔ میں پنجاب کے تمام امراء پریذیڈنٹ اور سیکرٹری صاحبان تعلیم وتربیت کو ان کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ مقررہ میعاد کے اندر اپنے اپنے حلقہ کے سب احمدیوں کو باقاعدہ طور پر اس نصاب کے سکھانے اور یاد کرانے کا انتظام فرمائیں۔ حتیٰ کہ کوئی ایک فرد بھی خواہ وہ مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا ایسا باقی نہ رہ جائے۔ جسے یہ نصاب یاد نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (خاکسار عبد الحق صوبائی امیر جماعت ہائے احمدیہ پنجاب)

احمدیوں کو دوسری جماعتوں سے علیحدہ رکھنے کی وجہ

بقیہ صفحہ

ہے۔ قرآن کریم اور احادیث اس پر شاہد ہیں۔ کہ امت محمدیہ میں جب کبھی خرابی پیدا ہوگی۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے ہادی اور رہنما بھجواتا رہے گا۔ خصوصاً اس آخری زمانہ میں جبکہ دجال کا فتنہ ظاہر ہوگا۔ عیسائیت غالب آجائے گی۔ اسلام ظاہری طور پر غالب ہو جائے گا۔ اور مسلمان دین کو چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور دوسری اقوام کے رسم و رواج کو اختیار کرلیں گے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک کامل مظہر ظاہر ہوگا۔ اور اس زمانہ کی اصلاح کرے گا۔ جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ۔ ولا یبقیٰ من القراٰن الا رسمہ (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا۔ اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی۔ اسلام کا مغز کہیں نظر نہ آئے گا۔ اور قرآن کے معنے کسی پر روشن نہ ہوں گے۔

پس اے عزیزو! سلسلہ احمدیہ کا قیام اسی سنت قدیمہ کے ماتحت ہوا ہے۔ اور انہی پیشگوئیوں کے مطابق ہوا ہے۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ سے پہلے انبیاءؑ نے اس زمانہ کے متعلق فرمائی ہیں۔ اگر مرزا صاحبؑ کا انتخاب اس کام کے لئے مناسب نہ تھا۔ تو یہ خدا تعالیٰ پر الزام ہے۔ مرزا صاحبؑ کا اس میں کیا قصور ہے؟ لیکن اگر خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اور کوئی راز اس سے پوشیدہ نہیں۔ اور اس کے تمام کام حکمتوں سے پُر ہوتے ہیں۔ تو پھر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انتخاب ہی صحیح انتخاب تھا۔ اور انہی کے ماننے میں مسلمانوں اور دنیا کی بہتری ہے۔ آپؑ کوئی نیا پیغام دنیا کے لئے نہیں لائے۔ مگر وہی پیغام جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو سنایا تھا۔ مگر دنیا اسے بھول گئی۔ وہی پیغام جو قرآن کریم نے پیش کیا تھا۔ مگر دنیا نے اس کی طرف سے منہ موڑ لیا۔ اور وہ یہی پیغام ہے کہ تمام کائنات کا پیدا کرنے والا ایک خدا ہے۔ اس نے انسان کو اپنی محبت اور تعلق کے لئے پیدا کیا ہے۔ اپنی صفات کو اس کے ذریعہ سے ظاہر کرنے کے لئے اسے بنایا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ اذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ (سورہ بقرہ) پس آدم اور اس کی نسل خدا تعالیٰ کی خلیفہ یعنی اس کی نمائندہ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کو دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ پس تمام بنی نوع انسان کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی صفات کے مطابق بنائیں۔ اور جس طرح ایک نمائندہ اپنے تمام کاموں میں اپنے موکل کی طرف بار بار متوجہ ہوتا ہے۔ اور ایک غلام ہر نیا قدم اٹھانے سے پہلے اپنے آقا کی طرف دیکھتا ہے۔ اسی طرح انسان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کرے۔ کہ خدا تعالیٰ اس کی ہر دم اور ہر کام میں راہنمائی کرے۔ اور تمام چیزوں سے زیادہ وہ اس کا محبوب ہو۔ اور تمام باتوں میں وہ اسی پر توکل کرنے والا ہو۔ اور اسی فرض کو پورا کروانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دنیا میں آئے۔ ان کا یہ کام تھا۔ کہ وہ دنیا دار لوگوں کو دیندار بنائیں۔ اسلام کی حکومت دلوں پر قائم کریں۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پھر اپنے روحانی تخت پر بٹھائیں۔ جس تخت پر سے اتارنے کے لئے شیطانی طاقتیں اندرونی اور بیرونی حملے کر رہی ہیں۔

(منقول از التبلیغ ربوہ بحوالہ احمدیت کا پیغام مصنفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ)

درخواست دعا:۔ میرے بڑے بھائی بشیر احمد صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب کی خدمت میں التجا ہے۔ کہ میرے بھائی کی صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔ خاکسار شریف احمد ڈیرہ ڈھوی کرنڈی ریاست خیرپور سندھ

بعدالت جناب شیخ فاروق احمد صاحب پی۔ سی۔ ایس ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

نمبر مقدمہ B 607 سال ۱۹۵۲ء

(درخواست زیر دفعہ ۱۶ آرڈیننس ۱۵ سال ۴۹ء)

غلام محمد بالغ فتح محمد۔ دوست محمد نابالغان پسران نور محمد اقوام چوہال راجپوت سکنہ ہائے تحصیل چکوال برفاقت غلام محمد برادر حقیقی مدعیان

بنام

لالہ سرب نرائن ریسپانڈنٹ

بنام لالہ سرب نرائن ولد لالہ کرمچند قوم کھتری گدڑ ھوک ساکن چکوال حال وارد ہندوستان

ہرگاہ عدالت ہذا کو یقین دلایا گیا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا میں ریسپانڈنٹ بدول پتہ تارک الوطن ہو گیا ہے۔ اور معمولی طریقہ سے اس پر تعمیل نہیں ہوسکتی۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۵ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے کہ اگر متذکرہ صدر مسئول علیہ عدالت ہذا میں مورخہ ۳/۵/۵۲ بوقت ۹ بجے صبح اصالتاً یا وکالتاً یا بذریعہ کسی ایجنٹ حاضر نہیں ہوگا تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج مورخہ ۲۴ ربیع ۵۲ بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط ڈپٹی کسٹوڈین جہلم

درخواست دعا

میری خالہ زاد ہمشیرہ مبارکہ بانو آجکل بہت بیمار ہے۔ احباب کرام اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد احمد پانی پتی از لاہور

لیڈر۔ بقیہ صفحہ ۳

خود سے پڑھ لیتے۔ تو آپ کو بین السطور لکھا ہوا نظر آجاتا جہاں اُس نے لکھا ہے کہ
"عبادت خواہ عبادتی الفضل میں شائع ہوئی ہو۔ یا اعلان آزادی سے پہلے کے زمانہ سے تعلق رکھتی ہو۔"

اگر آپ میں ذرا بھی عقل ہوتی۔ تو آپ اس عبارت سے ابو التبلیس روزنامہ زمیندار سے کچھ سیکھ جاتے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ آپ بھی بڑے جانگلو ہیں۔ سچ ہے نقل را ہم عقل باید

برادرم ایسی بے ہودہ اور بازار ہوا باتیں کر کے آپ احمدیت کو تو خیر عمومی تقویت پہنچا رہے ہیں۔ جس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ لیکن ساتھ یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ آپ کی ایسی حرکات پاکستان اور پاکستان کی صحافت کے نام پر سیاہ داغ ہیں۔ آپ پاکستان کو دیدہ دانستہ سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور اُس کو دنیا میں بدنام کر رہے ہیں۔ ایسی باتیں لکھتے وقت اتنا ہی سوچ لیا کرو۔ کہ ہمسایہ ملک بھارت پاکستان کو دنیا میں بدنام کرنے اور کشمیر پر اپنے ناجائز قبضہ کے جواز میں کتنا پروپیگنڈا کر سکتا ہے۔

زہریلی گیس سے بچاؤ کا نیا طریق!

لندن ۲۶۔ اپریل۔ برطانیہ کے فوجی سائنسدانوں نے زہریلی گیسوں کا پتہ لگانے کا ایک نیا طریقہ دریافت کیا ہے۔ دفتر داخلہ کی طرف سے اس کی وضاحت کے لئے پیشتر ہی دفاع کے تمام حکام کو گشتی مراسلات روانہ کئے گئے ہیں۔ مشقوں اور مظاہروں کے لئے پوڈر کو رنگین کرنے والی بے ضرر اشیاء تیار کی گئی ہیں۔ (ڈاشا)

شاہ یمن عرب لیگ سے احتجاج کرینگے

لندن ۲۶۔ اپریل۔ یمن کے سلطان احمد عرب لیگ سے احتجاج کرنیوالے ہیں۔ کہ برطانیہ نے لاہج میں اپنی فوجیں داخل کر دی ہیں۔ اُمید ہے کہ عرب لیگ کے ارکان سلطان احمد کی حمایت کریں گے (ستارہ)

بہار میں ٹاؤن پلاننگ

پٹنہ ۲۶۔ اپریل۔ حکومت بہار نے فیصلہ کیا ہے کہ پٹنہ اور اس کے مضافات کے لئے ایک امپروومنٹ ٹرسٹ قائم کر کے بہار ٹاؤن پلاننگ اور امپروومنٹ ٹرسٹ ایکٹ کا نفاذ جلد از جلد کر دیا جائے۔
دس لاکھ روپے کی رقم اس غرض کے لئے منظور کی گئی ہے۔ امپرومنٹ ٹرسٹ ایکٹ اور پٹنہ کا ڈویلپمنٹ کا کام چلانے کے لئے دس سال تک ان کوششوں کو جاری رکھنا ہے (رستار)

ڈاکٹر مصدق ایران کی موجودہ حالت کی رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کرینگے

لندن ۲۶ اپریل: خیال کیا جاتا ہے کہ حکومت ایران تیل کی صنعت کو قومی بنانے کے متعلق ڈاکٹر مصدق کی مہم کے متعلق پارلیمنٹ میں رپورٹ پیش کرے گی۔ وزیر مواصلات نے تہران میں صحافیوں کو بتایا کہ اگرچہ حکومت کو یقین ہے۔ کہ تیل کی آمدنی بغیر ہی قومی اقتصادیات کو بحال رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن تمام مسئلہ کے متعلق سرکاری اقدامات کی وضاحت مجلس کے اجلاس میں کی جائے گی۔

مبصرین کو توقع ہے کہ ڈاکٹر مصدق موجودہ اقتصادی صورت حال کی تفصیلات بھی مجلس کے سامنے پیش کریں گے۔ تہران کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ اگر مجلس نے مناسب تصور کیا۔ تو وزارت کو اختیار دیا جائے گا۔ کہ تیل نکالنے کی بابت غیر ملکی ایجنسیوں سے پھر بات چیت شروع کی جائے۔ (ڈاشا)

مستقبل میں پانچ دن میں چاند کا سفر طے ہو جایا کرے گا

مانچسٹر ۲۶ اپریل۔ مانچسٹر کے صنعت کار یہ دیکھنے کے لئے بیچ ہو رہے ہیں کہ چاند تک پہنچنے کے لئے وہ کیا کر سکتے ہیں۔ ہم دیکھنے والوں کو یہ یقین دلایا جاتا ہے کہ جب چاند تک سفر کی آسانیاں پیدا ہو گئیں تو اس سفر پر صرف پانچ دن لگیں گے۔ مستقبل میں چاند کا سفر کرنے والوں کو بتایا گیا ہے کہ اگر راکٹ ۔۔۔ ہزار میل گھنٹہ کی رفتار اختیار کر کے کشش ثقل سے بچ سکے۔ تو چاند تک پہنچنا ممکن ہے۔